200

اے شیر خوار اصغرؑ اے تشنہ لب سکینہؑ

اے شیر خور اصغرؑ اے تشنہ لب سکینہؑ
ہم ننھے ذاکروں کا پرسہ قبول کرنا

پانی کو دونوں ترسے میدانِ کربلا میں
دونوں رہے ہمیشہ شبیرؑ کی دعا میں
بھائی بہن کا بستر شبیرؑ کا تھا سینہ

دونوں کی گردنوں سے دیکھا ہے خون جاری
رسی تھی اِک گلے میں اِک تیر سے تھا زخمی
اِک شام کی مسافر اِک کربلا کا پیاسا

اِک نورِ چشمِ مادر اِک باپ کا سکوں تھی
نہ وہ جدا ہوا تھا نہ یہ جدا ہوئی تھی
ماں باپ سے قضا نے پردیس میں ہے چھینا

اِک شیر خوار بچہ اِک نونہال بچی
دونوں نے لاج رکھ لی مظلومِ کربلا کی
ٹھکرا کے علقمہ کو پانی پیا قضا کا

دامن جلا بہن کا بھائی کا بن میں جھولا
بھائی نے تیر کھایا ہمشیر نے طمانچہ
صغراؑ سے پھر وطن میں ملنے گیا کوئی نہ

سینے پہ سونے والی جھولے میں سونے والا
سوتے ہیں خاک پر اب شہزادی شاہ زادہ
ہم سب حسینی بچے پڑھتے ہیں اِن کا نوحہ

اے اصغرؑ و سکینہؑ بچوں کا ہے یہ وعدہ
ہاتھوں سے چھوٹے چھوٹے دیتے رہیں گے پرسہ
آنسو کی ہیں سبیلیں حاضر لہو ہمارا

سجاد و حوریہ کی میثم کی نوحہ خوانی
ریحانؔ اعظمی کے لفظوں کی ترجمانی
یہ زندگی ہماری ہے آپ ہی کا صدقہ